سماجی، معاشی

اور

سیاسی زندگی

حصہ-3

درجہ-8

تیار کردہ: صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار، پٹنہ

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پٹنہ

ڈائرکٹر (پرائمری ایجوکیشن)، محکمہ تعلیم، حکومت بہار سے منظور

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار، پٹنہ کے تعاون سے پورے صوبہ بہار کے لئے

سب کے لئے تعلیمی مہم پروگرام (S.S.A. 2015-16) کے تحت

درسی کتابیں برائے

مفت تقسیم

شائع کی گئیں۔ کتاب کی خرید وفروخت قانونا جرم ہے۔

© بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ، پٹنہ

S.S.A. 2015-16 : 48,231

-:شائع کردہ:-

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

پاٹھیہ پستک بھون، بدھ مارگ، پٹنہ-800001

مطبوعہ: گلوبل پرنٹ ایسوسی ایٹ، جامن گلی، سبزی باغ، پٹنہ۔ ۴ (ٹکسٹ کے لئے .H.P.C کا 70 GSM Cream Wove واٹر مارک اور سرورق کے لئے .H.P.C کا .G.S.M 130 وہائٹ واٹر مارک کاغذ استعمال میں لایا گیا) (Size (24x18 cm

پیش لفظ

محکمہ تعلیم ،حکومت بہار کے فیصلے کے مطابق، اپریل 2009ء سے پہلے مرحلہ میں ریاست کے درجہ IX کے طلباء وطالبات کے لئے نئے نصاب کونافذ کیا گیا۔ اسی کے تحت تعلیمی سال 11-2010 کے لئے درجہ I، III، VI اور X کی تمام لسانی اورغیر لسانی درسی کتابوں کا نصاب نافذ کیا گیا۔

اس نئے نصاب کے تحت قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (NCERT)، نئی دہلی کے ذریعہ تیار کردہ درجہ X کے حساب (ریاضی) اور سائنس نیز صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT)، بہار، پٹنہ کے ذریعہ تیار کردہ درجہ I، III، VI اور X کی تمام درسی کتابیں بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے سرورق کی ڈیزائنگ کر کے شائع کی گئیں۔ اس سلسلے کی کڑی کو آگے بڑھاتے ہوئے تعلیمی سال 2012-2011 کے لئے درجہ II، IV اور VII کی نئی درسی کتابیں صوبے کے طلباء وطالبات کے لئے فراہم کی گئیں اور تعلیمی سال 13-2012 کے لئے درجہ V اور VIII کی نئی کتابیں دستیاب کرائی گئیں۔ ساتھ ہی ساتھ درجہ II، IV اور VII کی کتابوں کا نیا ترمیم واضافہ شدہ ایڈیشن بھی اسی سال ایس سی ای آر ٹی، بہار پٹنہ کے تعاون سے شائع کیا گیا۔

ریاست بہار میں معیاری اسکولی تعلیم کے لئے معزز وزیر اعلیٰ، بہار جناب جیتن رام مانجھی، وزیر تعلیم جناب برشن پٹیل اور محکمہ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری جناب آر۔ کے۔ مہاجن کی رہنمائی کے تئیں ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

این سی ای آر ٹی، نئی دہلی اور ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے ڈائرکٹر صاحبان کے بھی ممنون ہیں، جن کا بیش قیمت تعاون ہمیں ملا۔

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ طلباء سرپرستوں، معلموں نیز ماہرین تعلیم کے تبصروں اور مشوروں کا ہمیشہ خیر مقدم کرے گا، تاکہ ریاست کا ملک کے تعلیمی شعبہ میں بلند مقام حاصل ہو سکے۔

دلیپ کمار I.T.S.
مینجنگ ڈائرکٹر
بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

ابتدائیہ

قومی نصاب کا خاکہ 2005 میں دی گئی ہدایتوں اور بہار نصاب کا خاکہ 2008 کے رہنما اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پیش نظر کتاب 'سماجی، معاشی اور سیاسی زندگی' حصہ 3 ترتیب دی گئی ہے۔ یہ کتاب نصاب کے عین مطابق مرحلہ وار ورک شاپ کا انعقاد کے مختلف اساتذہ، ماہرین موضوعات اور ریسورس پرسنس کی نگرانی میں تیار کی گئی ہے۔ کتاب کی تصنیف و ترتیب کے دوران اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ بچوں میں تلاش کے رجحان اور مدعا کو سمجھے کی صلاحیت اور ذہانت کا فروغ ہو۔ ساتھ ہی ان میں اس شعور کو بھی فروغ حاصل ہو کہ حقائق کے پس پردہ بنیادی تصورات کیا ہیں۔ یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ قبل کے درجوں میں موجود کثرت میں وحدت اور مساوات جیسے اصولوں کی بنیاد پر آٹھویں درجہ میں سماجی انصاف کے پہلوؤں پر ٹھوس سمجھ قائم کی جاسکے۔ جمہوریت کے ان اصولوں کی وضاحت کرتے وقت اس امر کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے کہ ہندوستان کے سماجی ڈھانچے میں جمہوریت کے اصولوں اور عملی پہلوؤں میں کس طرح تال میل بیٹھتا ہے، اسے بھی ابھارا جائے۔ سماجی انصاف کے نکات کے اردگرد جمہوری ادارے کس طرح سماج کی توقعات کو پورا کرتے ہیں، اس پر بھی گفتگو ہو۔ جہاں ایک طرف امداد باہمی کے توسط سے سماجی تعاون کی بات بتائی گئی ہے، وہیں دوسری طرف حکومت کے ذریعہ دئے گئے غذائی تحفظ کے توسط سے سماجی انصاف کے مرحلوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ تمام اکائیاں دلچسپ ہوں اور بچوں کی روزمرہ کی زندگی سے جڑی ہوئی محسوس ہوں۔ کتاب کی تصنیف و ترتیب کا یہ اسلوب مطالعہ کے تئیں بچوں میں دلچسپی اور تجسس پیدا کرنے کی ایک کوشش ہے۔ بچوں میں سائنسی زاویۂ نظر سے سماجی شعور کو فروغ دینا بھی کتاب کا ایک اہم مقصد ہے۔

کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ مناسب جگہوں پر مشق اور عملی سرگرمیوں کو شامل کیا جائے۔ باکس میں متعلقہ نکات پر ایسے سوالات پوچھے گئے ہیں، جن سے بچوں میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو فروغ حاصل ہو۔

پیش نظر درسی کتاب کو تیار کرنے میں بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل اور یونیسیف کا قابل تعریف رول رہا ہے۔ کتاب کے مسودے کو صوبائی کاؤنسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، بہار، پٹنہ کے فیکلٹی ممبروں، ماہرین موضوعات، قومی کاؤنسل

برائے تعلیمی تحقیق وتربیت، نئی دہلی کے ریسورس پرسنس، ودیا بھون سوسائیٹی اور ایک لویہ شیکشک شودھ ایوم نواچار سنستھان کے ساتھ گہرے تبادلۂ خیال کے بعد حتمی شکل دی گئی ہے۔ کتاب کے مصنفین و مرتبین، ماہرین موضوعات، کوآرڈینیٹر، تجزیہ نگار، مصور، ڈیزائنر اور ایس سی ای آر ٹی کا شعبۂ ٹیچرس ایجوکیشن خصوصی طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں، جن کی انتھک کوششوں کے بعد کتاب اس شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔

آخر میں تمام طلباء اساتذہ، سرپرستوں اور ماہرین تعلیم سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کو دیکھیں، سمجھیں، پرکھیں اور اسے بہتر بنانے کے لئے اپنے بیش قیمتی خیالات سے ہمیں نوازیں۔

آپ کی آراء اور مشوروں کے ہم منتظر رہیں گے۔

حسن وارث
ڈائرکٹر انچارج
صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت، بہار، پٹنہ

رہنما کمیٹی برائے فروغ درسی کتب

☆ جناب راہل سنگھ
اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆ جناب امت کمار
اسسٹنٹ ڈائرکٹر، پرائمری ایجوکیشن، محکمہ تعلیم، حکومت بہار

☆ جناب رام شرنا گت سنگھ،
جوائنٹ ڈائرکٹر، محکمہ تعلیم، حکومت بہار، پٹنہ

☆ ڈاکٹر گیان دیومنی تریپاٹھی
پرنسپل مستری کالج آف ایجوکیشن اینڈ مینجمنٹ، حاجی پور

☆ جناب حسن وارث
ڈائرکٹر ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ **جناب مدھوسودن پاسوان**
پروگرام آفیسر، بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆ ڈاکٹر سید عبدالمعین
صدر، ٹیچرس ایجوکیشن، ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ ڈاکٹر شویتا شانڈلیہ
ایجوکیشن اکسپرٹ، یونیسیف، پٹنہ

مجلس برائے فروغ درسی کتاب

سبجکٹ اکسپرٹ

جناب اروند سرداناایک لویہ، شیکشک شودھ ایوم نواچار سنستھان (مدھیہ پردیش)
محترمہ وشانوانی، ٹی آئی ایس ایس، ممبئی
جناب رام مورتی، ہندی ہیڈ ماسٹر، شا۔ ہائی اسکول کرگر، تحصیل ڈیرابسی ۔2، ضلع ایس اے ایس نگر، پنجاب
جناب پرسن کمار، ودیا بھون سوسائیٹی، ادے پور

مرتبین (ہندی)

محترمہ ٹلیکا پرساد، لکچرر، پی ٹی ای سی، باڑھ، پٹنہ
جناب وجے کمار سنگھ، ٹیچر، ایف این ایس اکیڈمی، پٹنہ
جناب کاتیاین کمار تریپاٹھی، ٹیچر، پرائمری اسکول، چولی ٹال، گلزار باغ، پٹنہ
جناب اوم پرکاش، ٹیچر، دھنیشوری دیونندن گرلس ہائر سیکنڈری اسکول، داناپور، پٹنہ
محترمہ ناہیدہ پروین، ٹیچر، پی این اینگلو سنسکرت ہائر سیکنڈری اسکول، نیاٹولہ، پٹنہ
جناب آشیش کمار، ٹیچر، ہائی اسکول، ویراوئی، آرہ، پٹنہ
جناب پروین کمار، ٹیچر، مڈل اسکول، کھونہا، ستر کٹیا، سہرسہ

جناب آفتاب عالم، ٹیچر، مڈل اسکول، سارنگ پور، بھوجپور
جناب وکاس کمار رائے، ٹیچر، پرائمری اسکول، شری کانت پور، راجپور، بکسر
جناب تریپوراری کمار، ٹیچر، مڈل اسکول، بڑکا ڈمرا، آرہ، مفصل، بھوجپور

ترتیب

جناب لال بہادر، اوجھا، بھوپال
محترمہ ٹلٹل وشواس، ایکلویہ، بھوپال

کوآرڈینیٹر

ڈاکٹر ریتا رائے، لکچرر، ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ

نظر ثانی

ڈاکٹر پرمانند سنگھ، ٹیچر، اسٹوڈنٹ سائنٹیفک ہائی اسکول، پٹنہ
ڈاکٹر ونے کمار سنگھ، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ معاشیات، ایس ایم ڈی کالج، پُن پُن، پٹنہ

مرتبین (اردو)

ڈاکٹر نسیم احمد نسیم، جی ایم کالج، بتیا (مغربی چمپارن)، بہار
جناب سید جاوید حسن، سابق رکن، لٹریسی پروموشن کمیٹی، ڈائرکٹوریٹ آف ایڈلٹ ایجوکیشن، نئی دہلی

نظر ثانی (اردو)

ڈاکٹر نثار احمد فیضی، ڈاکٹر ذاکر حسین انٹر کالج، پٹنہ

مصوری

محترمہ بوسکی جین، ایکلویہ، بھوپال

ڈیزائن

محترمہ بوسکی جین، ایکلویہ، بھوپال
محترمہ اندو شری کمار، ایکلویہ، بھوپال

ڈیزائن تعاون

جناب کملیش یادو، ایکلویہ، بھوپال
محترمہ سُجاتا ساہنی، بھوپال

بہ شکریہ یونیسیف

اسباق کی فہرست

سبق نمبر	سبق کا عنوان	صفحہ نمبر
سبق۔1	ہندوستانی آئین	1
سبق۔2	سیکولرزم اور بنیادی حقوق	15
سبق۔3	جمہوری حکومت (عوام اور اُن کے نمایندے)	27
سبق۔4	قانون کی سمجھ	27
سبق۔5	عدلیہ	48
سبق۔6	عدالتی عمل	56
سبق۔7	امداد باہمی	68
سبق۔8	غذائی تحفظ	78

باب

1

ہندوستانی آئین

آئین کیا اور کیوں؟

کیا آپ نے کبھی اپنے اسکول کے متعلق سوچا ہے۔آپ شاید یہی سوچ رہے ہوں گے کہ بھلا اس میں سوچنے والی کیا بات ہے؟ اسکول میں ہم پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔اس میں ایک صدر مدرس اور کئی اساتذہ اور استانیاں ہوتی ہیں جو الگ الگ مضامین پڑھاتے ہیں۔یہ باتیں جو آپ کو بظاہر معمولی سی لگتی ہے،اتنی معمولی نہیں ہیں۔کسی بھی اسکول کو بہتر طریقے سے چلانے کے لئے کچھ قاعدے قانون ہوتے ہیں۔جیسے اسکول میں داخلے کے لئے بچوں کی ایک متعین عمر، ہر جماعت کا ایک متعین نصاب کا ہونا ضروری ہے۔ہر سبجیکٹ میں باصلاحیت اساتذہ کا پڑھانا،ایک ہیڈ ماسٹر کا ہونا جس پر پورے اسکول کو عمدہ طریقے سے چلانے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔یہ سب بہت ضروری باتیں ہیں۔

اسکول کے جن قاعدے اور ضابطے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے یہ بھی کچھ بنیادی قانون پر منحصر ہوتے ہیں۔ان بنیادی قوانین کو دھیان میں رکھ کر ہی دوسرے اصول اور قانون بنائے جاتے ہیں جیسے حصول تعلیم کا حق 2009، یہ ایک بنیادی قانون ہے جس کے تحت اسکولوں کے لئے کئی اصول بنائے گئے ہیں۔جیسے 6 سے 14 سال کے لڑکے اور لڑکیوں کو کسی بھی اسکول میں داخلہ لینے سے نہیں روکا جاسکتا۔ہر تین کیلومیٹر کے دائرے میں درجہ 8 تک کی پڑھائی کے لئے سرکاری اسکول کا ہونا لازمی ہے۔درجہ 1 سے 5 تک کے اسکولوں میں بچوں اور اساتذہ کا تناسب 30:1 ہونا چاہئے۔

1. آپ اپنے اسکول میں جن قاعدے اور قانون پر عمل کرتے ہیں ان کی ایک فہرست تیار کیجئے۔
2. آپ کی استانی صاحبہ اسکول میں کن قاعدوں پر عمل کرتی ہیں، اُن سے معلوم کیجئے اور فہرست بنائیے۔
3. ذرا غور کر کے بتائیے کہ آپ کے ہیڈ ماسٹر کو اسکول چلانے کے دوران کن کن مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ جیسے ایک اسکول کو چلانے کے لئے اتنے سارے قاعدے قانون کی ضرورت پڑتی ہے۔ اُسی طرح ملک کو چلانے کے لئے بھی کچھ بنیادی ضابطوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس پر عمل کرنا اس ملک کے عوام اور وہاں کی حکومت دونوں کے لئے ضروری ہے۔ انہیں ضابطوں اور اصولوں کے مجموعے کو آئین کہتے ہیں۔

حصول تعلیم کا حق قانون-2009 پر اپنی جماعت میں الگ الگ گروپ میں بحث کیجئے اور اس کی خاص باتوں کو چارٹ پیپر پر لکھ کر اپنی جماعت میں سجایئے۔ اس کے لئے پہلے آپ کو کئی ذرائع جیسے اخبار، انٹرنیٹ یا اپنے اساتذہ سے جانکاری حاصل کرنی پڑے گی۔

ہندوستانی آئین انگریزی حکومت کے خلاف طویل جدوجہد اور دوسرے کئی ملکوں کے آئین کے تجربوں کا نتیجہ ہے۔ یہ آئین مختلف طبقوں، ذات اور خطّے کے دانش وروں اور تجربہ کار لوگوں کے غور و فکر کا ثمرہ ہے۔

ہندوستانی آئین صرف یہ نہیں بتاتا کہ ملک کا حکومتی انتظامیہ کیا ہوگا بلکہ یہ بھی واضح ظاہر کرتا ہے کہ ہم کس طرح کے معاشرے کی تعمیر چاہتے ہیں اور ہمارے کیا فرائض ہونے چاہئیں۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان اختیارات اور حقوق کی حفاظت کیسے ہو، جس سے سب کا بھلا ہو۔

اب ذرا سوچئے کہ آپ نہروال نام کے علاقے میں رہتے ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ یہاں رہنے والے تمام لوگ پُرامن طریقے سے رہیں اور ضرورت پڑنے پر ایک دوسرے کی مدد کریں۔ اگر ان میں آپسی اختلاف ہو تو اس کا حل بہتر ڈھنگ سے نکالا جا سکے۔ آپسی تنازعات کو حل کرنے کا کوئی خاص طریقہ اپنایا جائے اور تمام لوگوں کو ان کی صلاحیت کے مطابق کام ملے اور ہر کام کے لئے مناسب اُجرت ملے۔

اگر آپ سبھی کو اوپر ظاہر کئے گئے حالات کے مطابق علاقے کے کچھ بنیادی ضابطے اور قانون بنانے کا کام دیا جائے تو نیچے دی گئی باتوں کو آپ کیسے طے کریں گے؟

1. اوپر دیئے گئے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے آپ نہروال علاقے کے لئے کون سے قانون بنائیں گے؟
2. یہ تو ہوئی قانون بنانے کی بات، اب یہ کیسے طے کریں گے کہ یہ قانون کس طرح نافذ ہوں گے۔

کچھ ہی دیر میں راشد ہانپتا ہوا واپس آتا ہے اور کہتا ہے، مالک سرلا بہن نے مجھے کہا کہ اگر تم منی کی پڑھائی چھڑوا کر اس سے کام کرواؤ گے تو میں رپٹ کر دوں گی۔

اوپر دی گئی تصویری کہانی کے مدنظر دیئے گئے سوالوں کے جوابات تلاش کیجیے۔

1. سرلا بہن نے مُنّی کو کام پر کیوں نہیں جانے دیا؟
2. اپنے گھر کے بزرگوں سے معلوم کیجئے کہ کیا کبھی انہوں نے ایسا کوئی واقعہ دیکھا ہے؟
3. آپ کے خیال میں چھوٹی عمر کے بچوں کو کام پر کیوں نہیں لگانا چاہئے؟

جس طرح ایک چھوٹے سے علاقے کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کچھ ضابطوں پر عمل درآمد کی ضرورت پڑتی ہے اُسی طرح ملک کو چلانے کے لئے بھی قاعدے قانون کی ضرورت ہوتی ہے اور آئین کو پورے ملک میں اپنایا جاتا ہے۔ آئین میں شہریوں کے حقوق اور ان کے فرائض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ساتھ میں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اگر کسی شہری کے حقوق کی پامالی ہو تو اس حالت میں اُسے کیا کرنا چاہئے۔

آئین صرف اصولوں اور قانون کا مجموعہ نہیں ہے جو سماج کے سیاسی پہلو کو بتاتا ہے، بلکہ یہ لوگوں کی روزمرہ کی زندگی کی سرگرمیوں کو بھی کہیں نہ کہیں متاثر کرتا ہے۔ آئین، حکومت کو مفاد عامہ میں کام کرنے کے لئے ایک سمت عطا کرتا ہے، جس سے سبھی لوگوں کی، خاص طور پر سماج کے کمزور طبقوں کی ترقی ہو سکے۔ جیسے شیڈیولڈ کاسٹ (درج فہرست ذات) اور شیڈیولڈ ٹرائب (درج فہرست قبائل) کے بچوں کے لئے وظیفہ کا منصوبہ اور بوڑھے لوگوں کے پنشن کا منصوبہ وغیرہ۔

نیچے دیئے گئے واقعات و حادثات کو غور سے پڑھیں۔ اساتذہ سے معلوم کریں کہ متاثرہ لوگوں کی مدد آئین کس طرح سے کرتا ہے:

1. جہیز کے لئے عورتوں کو جلا دینا۔

واقعات

2. دس سال کے بچے سے چائے کی دکان میں کام کروانا۔
3. بغیر کوئی وجہ بتائے کسی شہری کو 24 گھنٹے سے زیادہ پولس حراست میں رکھنا۔
4. کسی بھی آدمی کو ذات، جنس اور مذہب کے نام پر کسی عوامی مقام پر جانے سے روکنا۔
5. حکومت کے ذریعہ کسانوں کی زمین کو بغیر مناسب معاوضہ کے ضبط کر لینا۔

1. آئین کسے کہتے ہیں؟
2. بنیادی ضابطے کیا ہوتے ہیں؟
3. کسی صحت مرکز سے پتا لگائیے کہ سرکار کے ذریعہ لوگوں کو کون کون سی بنیادی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔
4. اپنے اسکول میں دی جانے والی سرکاری سہولتوں کی ایک فہرست مرتب کیجئے۔

ہندوستانی آئین کا تاریخی پس منظر

سبق کے گذشتہ حصے میں ہم نے پڑھا کہ آئین کیا ہے؟ اور اس کی ضرورت ہمیں کیوں پڑی؟ سبق کے اس حصے میں ہم آئین سازی کے تاریخی پس منظر کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ وہ کون کون سے تاریخی واقعات ہیں جنہوں نے ہندوستان کے آئین کو ایک خاص شکل دینے میں اہم رول ادا کیا ہے۔

کسی بھی آئین کا روپ سمجھنے کے لئے یہ معلوم کرنا لازمی ہے کہ اس کو بنانے کا کام کن حالات میں ہوا۔ وہ اثر انگیز ہے کہ نہیں؟ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس ملک میں رہنے والے عوام کے تاریخی، سماجی، معاشی، سیاسی اور ثقافتی پس منظر کو شامل کیا گیا ہے یا نہیں؟ اُس ملک کے مختلف طبقوں اور سماجی فلاح کو رکھا گیا ہے یا نہیں؟ سب سے اہم بات یہ ہے کہ آئین بنا کیسے؟ اور اُسے بنانے کے مرحلے میں اُس ملک کے سبھی طبقے کے لوگ اس میں شامل ہو پائے تھے یا نہیں؟

آئین پر دستخط کرتے ہوئے جواہر لال نہرو

1885ء میں بھارتیہ راشٹریہ کانگریس کے قیام کے بعد آنے والے کچھ برسوں میں ہی بھارتیہ راشٹریہ کانگریس اور ملک کی کئی مختلف تنظیمیں آئینی اصلاح اور قانون سازی کرنے والے اداروں میں ہندوستانیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل کرنے کی مانگ کرنے لگیں۔ کانگریس کے رہنما انگریزی سرکار کی ہندوستان کے متعلق بنائے جا رہے اصولوں کی تنقید

کرتے ہوئے عام طور پر یہ سوال اٹھاتے تھے کہ انگریزی حکومت نے جو اختیارات اپنے ملک برطانیہ کے شہریوں کو دیئے ہیں وہ اختیارات ہندوستانی شہریوں کو کیوں نہیں دیے جا رہے ہیں۔ جیسے۔ ووٹ دینے کا حق، انتخاب لڑنے کا حق، اپنی خواہش کے مطابق کاروبار کرنے کا حق وغیرہ۔

ہندوستانی عوام کی شروعاتی مانگوں میں خاص طور سے یہ بات شامل تھی کہ بھارت کے لئے قانون بنانے والے ادارے جیسے نیشنل اسمبلی وغیرہ میں ہندوستانیوں کے نمائندوں کو زیادہ سے زیادہ شامل کیا جائے۔ اسمبلی میں بجٹ پر سوال کرنے کا اختیار دیا جائے اور ہندوستانی منصفوں کو یورپ اور دوسرے ممالک تک انگلینڈ کے شہریوں کے خلاف مقدمے سننے کا اختیار دیا جائے، اسی دوران کئی واقعات نے بھی آئین کی مانگ کو متاثر کیا۔

جلیاں والا باغ واقعہ

انگریزوں کے ذریعہ ہندوستانی کسانوں کو نیل کی کھیتی کے لئے مجبور کرنا

1. اوپر دی گئی تصویروں کو دیکھ کر انگریزی طرز حکومت کے متعلق آپ کیا سوچتے ہیں؟
2. کیا آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ انگریزی حکومت نے ہندوستانیوں کے حقوق کو پامال کیا ہے؟ کیسے؟
3. کس چیز کی کھیتی کے لئے کسانوں کو مجبور کیا جا رہا تھا؟

4. اگر ہمارا ملک آزاد رہتا تو کیا اس طرح لوگوں کو ان کے منشا کے خلاف مجبور کیا جاتا؟
5. اگر اس وقت ہندوستان آزاد ہوتا اور اس کا اپنا آئین ہوتا تو کیا اس طرح کے واقعات کو ہونے نہیں دیا جاتا؟

1920ء میں بھارتیہ نیشنل کانگریس نے ہندوستانی عوام کے ذریعہ اپنا آئین خود بنانے کی واضح مانگ رکھی۔ 1928ء میں موتی لعل نہرو اور کانگریس کے آٹھ رہنماؤں نے ہندوستان کی ایک نئی شکل وشباہت تیار کی۔ 1931ء میں کراچی میں ہوئے بھارتیہ راشٹریہ ادھیویشن میں ہندوستانی آئین کے مسودے سے متعلق تجویز پیش کی گئی) ان دونوں تجویزوں میں بنیادی قدروں کو شامل کیا گیا تھا۔ جیسے آزاد حق رائے دہی، آزادی اور مساوات کا حق، پارلیمانی اور ذمہ دار سرکار اور اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت۔

1934ء میں ایک آزاد مجلس آئین ساز کی مانگ کی گئی، جو جنگ عظیم دوم کے دوران اور تیز ہوگئی۔ بالآخر دسمبر 1946ء میں مجلس آئین ساز کی تشکیل کی گئی جس کے صدر ڈاکٹر سچیدانند سنگھ تھے اور ان کی صدارت میں ڈاکٹر راجندر پرساد مجلس آئین ساز کے عبوری صدر بنائے گئے۔ یہ دونوں شخصیات بہار سے تعلق رکھتی تھیں۔

1. ہندوستان کے آئین کو بنانے کے لئے کانگریس نے سب سے واضح مانگ کب پیش کی؟
2. انگریز سرکار ہندوستانی عوام کی آزاد آئین سبھا کی مانگ کو کیوں نہیں ماننا چاہتے تھے؟
3. ہندوستانی عوام نے ابتدائی دور میں کیا کیا مطالبات رکھے؟

کچھ جاننے لائق باتیں

☆ ہندوستانی آئین لکھنے والی کمیٹی میں 299 ممبران تھے اور ڈرافٹنگ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر تھے۔
☆ مجلس آئین ساز منتخب عوامی نمائندوں کی مجلس ہے۔ جو آئین سازی کا کام کرتی ہے۔
☆ ہندوستانی مجلس آئین ساز نے 9 جنوری 1946ء کو آئین سازی کا کام شروع کیا۔
☆ 26 نومبر 1949ء کو آئین لکھنے کا کام پورا ہوگیا۔
☆ 26 جنوری 1950ء کو آئین نافذ کر دیا گیا۔

آئین کی بنیادی قدریں

کسی بھی ملک کے آئین کی ان قدروں کو بنیادی قدریں کہا جاتا ہے، جو ملک کے لوگوں کے لئے مثالی رہے ہوں اور عوام کی زندگی کو خوش حال بنانے میں معاون رہی ہوں۔ ہندوستان کی آئین سازی کے دوران بھی ایسے اقدار کو سامنے رکھا گیا جو ملک کے اصول اور حرمت کے لئے صدیوں قبل ہندوستانیوں نے اپنایا تھا۔ یہ اصول اور اقدار جنگ آزادی کے دوران بھی ہندوستانی عوام کی جدوجہد کا خاص مرکز رہیں۔

ان قدروں میں جمہوریت، آزادی ، مساوات، انصاف اور سیکولرازم خاص ہیں۔ ان قدروں کی اہمیت اس بات سے ثابت ہوتی ہے کہ انہیں سب سے پہلے مجلس آئین ساز کی تمہید (Preamble) میں لکھا گیا ہے۔

ہمارا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی، عوامی جمہوریہ بنانے اور اس کے تمام شہریوں کے لئے حاصل کریں—

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع

اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔ اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر ۱۹۴۹ء کو آئین ذریعۂ ایذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ کسی بھی ملک کے آئین میں عام طور پر کس طرح کی قدروں کو شامل کیا جاتا ہے؟

2۔ ہندوستانی آئین کی بنیادی اقدار کون کون سی ہیں؟

جمہوریت

ہندوستان کی آزادی کے دوران ایک عام رائے بن چکی تھی کہ ہندوستانی حکومتی نظام جمہوریت پر مبنی ہوگا جس میں سبھوں کی برابر کی حصہ داری ہوگی۔ حصہ داری کا مطلب کیا ہوتا ہے، اس کو جاننے کے لئے ہم ایک تجربہ کو پڑھتے ہیں۔

ایک تجربہ

راشد کے اسکول میں ثقافتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا تھا۔ استانی صاحبہ نے تمام بچوں کو اس میں حصہ لینے کے لئے حوصلہ افزائی کی تھی۔ سارے بچے پوری تیاری کے ساتھ آئے تھے۔ اگر سارے پروگرام کو شامل کیا جاتا تو پورا دن لگ جاتا اور کسی پروگرام کو روک دیا جاتا تو بچوں کے دل کو ٹھیس پہنچتی۔ اس لئے استانی صاحبہ نے بچوں کی مرضی سے صرف 10 بچوں کی ایک ٹیم کو پروگرام کی ترتیب کا ذمہ سونپا۔ انہوں نے سبھی بچوں کی باتوں کو سنا اور عام رائے سے پروگرام کا انتخاب کیا۔ پروگرام کے قسموں کے انتخاب میں سبھوں نے حصہ لیا۔ اس لئے سارے بچے بہت خوش تھے اور پروگرام کے آغاز کا انتظار کر رہے تھے۔

1۔ بچے کیوں خوش تھے؟

2۔ استانی نے تمام بچوں کی رائے کیوں پوچھی؟

3۔ پروگرام کے اہتمام کا ذمہ صرف استانی سنبھالتیں تو کیا ہوتا؟

4۔ کیا بچے اپنی بات کہنے کے لئے آزاد تھے؟

5۔ پروگرام کو ترتیب دینے میں کیا سبھوں نے حصہ لیا؟

6۔ اس تجربہ کو آپ جمہوریت کے پیش نظر کیا سمجھتے ہیں؟ استانی سے گفتگو کیجئے۔

آزادی

جمہوریت کی کامیابی کا راز اس ملک میں رہنے والے لوگوں کی آزادی سے ہے۔ ذرا غور کیجئے، اگر لوگ اپنے خیالات کو آزادانہ طور سے ظاہر نہیں کر پاتے تو کیا ان کے ذریعہ چنے گئے نمائندے ان کے مفاد کی حفاظت کر پاتے؟ یہی سبب ہے کہ شہریوں کی آزادی کو ہندوستانی آئین میں ایک خاص مقام سے نوازا گیا ہے۔

اسکول جاتی ہوئی بچیاں

پٹنہ صاحب

اروَل، بہار، کھیت مزدور یونین کے ایک جلسہ سے خطاب کرتی ہوئی ایک خاتون کارکن

خود کریں اور بتائیں

1. کتاب میں دیئے گئے مقاصد کو دھیان سے پڑھیں اور دی گئی تصویروں کو دیکھ کر بتائیں کہ آئین میں کون سی آزادیاں دی گئی ہیں؟

2. کیا کسی بھی جمہوری ملک میں آزادی کا حق بے انتہا ہو سکتا ہے۔ اگر کسی بھی شخص یا سرکار کے کاموں سے دوسرے کا نقصان ہوتا ہے تو کیا ایسی آزادی سماج کے مفاد میں محدود کی جا سکتی ہے۔

مساوات کی سمجھ

ہندوستانی معاشرے میں ذات، جنس اور مذہب کے فرق بہت واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ آزادی کی تحریک کے دوران ہمارے رہنماؤں نے ان فرقوں کو دور کرنے کے لئے کئی طرح کی کوششیں کیں۔ بھارتیہ راشٹریہ کانگریس کی 25 پیسے سالانہ چندہ لے کر سبھوں کو ممبر شپ دینا اور آزاد حق رائے دہی کی مانگ کرنا مساوات کی طرف بڑھائے جانے والے اہم قدم تھے۔ مجلس آئین ساز کے ذریعے جب آئین تیار کیا جارہا تھا تو مساوات کے اقدار کو آئین میں مناسب مقام دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ ان اقدار کو مستحکم کرنے کے لئے آئین میں بنیادی حقوق اور ریاست کے لئے بنائے گئے اصول کو بتانے والے امور کا کئی جگہ پر بطور خاص ذکر کیا گیا ہے۔

1. آئین کی تمہید کو غور سے پڑھیں اور بتائیں کہ آئین میں کون کون سے مساوات کا ذکر کیا گیا ہے۔
2. نیچے دی گئی امثال میں کون کون سی غیر مساوات دکھائی دے رہی ہیں۔

اغوا کے معاملے میں چار لڑکے گرفتار ہوتے ہیں۔ ان میں سے شیام ایک امیر خاندان کا اکلوتا لڑکا ہے۔ مجسٹریٹ سبھوں کو ایک ہی سزا سناتا ہے۔

☆ ایک گاؤں میں واقع مندر میں کچھ خاص طبقے کے لوگوں کو نہیں جانے دیا جاتا ہے۔
☆ آپ کے پڑوس کے اسکول میں آپ کے چھوٹے بھائی کا داخلہ نہیں کیا جاتا کیونکہ آپ کے خاندان کی معاشی حالت اچھی نہیں ہے۔
☆ کسی بھی نوکری کے لئے آپ کو اس لئے نہیں لیا جاتا کیونکہ آپ کسی خاص فرقہ کے ہیں۔

سماجی انصاف

ہندوستانی معاشرے میں پائی جانے والی طرح طرح کی عدم مساوات کو دھیان میں رکھتے ہوئے مجلس آئین ساز نے سماجی انصاف کو ایک خصوصی قدر کے طور پر مستحکم کرنے کی کوشش کی ہے۔ سماجی انصاف کا مطلب سماج میں سب کو ایک برابر سمجھنے کی کوشش سے ہے تا کہ کئی ہزار برسوں سے ان طبقوں کے ساتھ جو ناانصافی ہوئی ہے اس کا ازالہ کچھ حد تک کیا جاسکے۔ سماجی انصاف میں مساوات ہونے کے لئے آئین میں کئی طرح کی باتیں لکھی گئی ہیں جن کی بنیاد پر مرکزی اور صوبائی حکومتیں سماجی طور پر پسماندہ طبقوں اور عورتوں کے لئے کئی طرح کے منصوبے بنارہی ہیں۔

ہمارے صوبہ بہار میں بھی صوبائی حکومت کے ذریعے کئی منصوبے تیار کئے جارہے ہیں جیسے: شیڈولڈ کاسٹ اور شیڈولڈ ٹرائب کے طلباء وطالبات کے لئے رہائش کا انتظام، خاص ضرورت والے لوگوں کو خاص سہولتیں مہیا کرنا۔ جیسے ریمپ بنانا، پہیے والی کرسیوں کا انتظام وغیرہ۔

1. شیڈولڈ کاسٹ اور ٹرائب کے بچوں کو دیئے جانے والے وظیفے مساوات کے اصول کے خلاف کیوں نہیں دیئے جاتے؟ اپنی استانی کی مدد سے ان کی معلومات حاصل کیجئے۔
2. اپنے اسکول میں چلائے جارہے مختلف منصوبوں کی جانکاری یکجا کیجئے۔ یہ منصوبے کیا ہیں اور کیوں چلائے جاتے ہیں۔ ہم جماعتوں کے ساتھ باتیں کیجئے۔

سیکولرزم

ہندوستانی آئین کے بنیادی اقدار میں سیکولر سماج کا تصور کیا گیا ہے۔ تفصیل سے اس کا ذکر اگلے سبق میں کیا جائے گا۔

ہندوستانی آئین دنیا میں اپنی کئی خصوصیات کے سبب جانا جاتا ہے جس میں خاص طور سے مرکزیت، بنیادی حقوق، پارلیمانی نظام، اختیارات کی تقسیم اور آزاد عدلیہ ہیں۔ ان سبھی نکتوں پر ہم تفصیل سے تذکرہ آگے کے سبق میں کریں گے۔

مشقی سوالات

1. ایک شہری کے طور پر ملک کے عوام کے لئے آئین اہم کیوں ہے؟
2. تحریک آزادی کے دوران ہندوستانی عوام نے اپنا آئین بنانے کی مانگ کیوں رکھی ہوگی؟
3. ہندوستانی آئین میں دیئے گئے اقدار میں سے آپ کو کون سے اقدار سب سے اہم معلوم ہوتے ہیں اور کیوں؟
4. آئین میں دیئے گئے مساوات اور سماجی انصاف کو نافذ کرنے کے لئے سرکار کے ذریعے جو منصوبے چلائے جارہے ہیں انہیں ذیل کے چارٹ میں بھریے:

مساوات کی قدریں	سماجی انصاف

5. نیچے دیئے گئے اقتباس کو پڑھ کر دیئے گئے سوالوں کے جواب دیجئے۔

مجلس آئین ساز کی نشست نئی دہلی کے ایوان مجلسِ آئین ساز میں 8.30 بجے شروع ہوئی۔ عزت مآب ڈاکٹر راجندر پرساد نے نشست کی صدارت کی۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل کمیٹی میں دو مختلف نظریات تھے۔ بڑی تعداد میں معروف وکیل تھے جو بہت باریکی سے ہر واقعہ، ہر نکتہ یہاں تک کہ وقفہ اور نیم وقفہ کی جانچ کر رہے تھے۔ یہ دونوں نظریات تو الگ الگ اور نیم وقفہ کی جانچ کر رہے تھے یہ دونوں نظریات الگ الگ زاویے سے دیکھے جاتے تھے۔ ایک نظریے کا یہ ماننا تھا کہ اختیارات کی اس

فہرست میں جہاں تک ممکن ہو وہ اختیارات شامل ہوں جو عدالت میں سیدھے نافذ کیے جاسکیں۔ ان اختیارات کو لے کر کوئی بھی شہری بغیر کسی دشواری کے سیدھے عدالت میں جاسکے اور اپنے حقوق حاصل کر سکے۔ دوسرے نظریے کا منشا تھا کہ بنیادی حقوق کو کچھ بہت ہی ضروری باتوں تک محدود رکھا جانا چاہیے، جنہیں بنیادی حیثیت تصور کیا جاسکے۔ دونوں نظریات میں کافی بحث ہوئی اور آخر میں ایک درمیان کا راستہ نکالا گیا جسے ایک بہت اچھا معقول رائے مانا گیا۔ دونوں نظریات کے لوگوں نے نہ صرف ایک ملک کے بنیادی حقوق کا مطالعہ نہیں کیا بلکہ دنیا کے تقریباً تمام ممالک کے بنیادی حقوق کا جائزہ لیا۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ہمیں اس تناظر میں جہاں تک ممکن ہو ان اختیارت کو شامل کرنا چاہیے جو حد درجہ مناسب ہوں۔ ان باتوں کے پیش نظر ایوان میں یہ ہوسکتا ہے کہ ایوان ہر وقفہ پر تجزیاتی بحث کرنے اور متبادل تلاش کرنے اور ترمیم کرنے کا اختیار حاصل کرلے۔

سوالات

1. مجلس آئین ساز کے بنیادی حقوق کمیٹی میں کون کون نظریے سے خاص طور سے اُبھر رہے تھے؟
2. ان میں سے آپ کن نظریات سے اتفاق کرتے ہیں اور کیوں؟
3. مجلس آئین ساز میں ممبران کس طرح کسی نتیجے پر پہنچتے تھے۔ اقتباس کے پیش نظر اپنے خیالات کو اپنے لفظوں میں پیش کیجیے۔

باب

2 سیکولرزم اور بنیادی حقوق

کیا آپ کے درجے اور اسکول میں الگ الگ مذہب کے ماننے والے بچے ہیں؟ اپنے اساتذہ کی مدد سے اپنے گھر، محلے، کلاس اور اسکول میں ان مذاہب کی فہرست تیار کیجئے جو آپ کی جان پہچان کے لوگ مانتے ہوں۔ اس کے علاوہ اگر آپ کو دوسرے مذاہب کے متعلق واقفیت ہو تو انہیں بھی اس فہرست میں شامل کر سکتے ہیں۔ اب اس فہرست کو دیکھ کر آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ ہمارے آس پاس کئی مذہبوں کے ماننے والے لوگ رہتے ہیں۔ اگر ہم پورے ملک کی بات کریں تو الگ الگ مذہب کے ماننے والوں کی فہرست اور بھی طویل ہو جائے گی۔

ہندوستان جیسے عظیم ملک میں کئی مذاہب کے ماننے والے لوگ رہتے ہیں۔ سب کو اپنا مذہب عزیز ہوتا ہے۔ ہاں اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کئی دفعہ کچھ لوگ اپنا پیدائشی مذہب کسی وجہ سے چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کر لیتے ہیں۔

اب آپ تصور کر سکتے ہیں کہ ہندوستان کے آئین سازوں کے لئے اس ملک کے لوگوں کی مذہبی قدروں اور ان کے احترام کا معاملہ کتنا اہم رہا ہوگا۔ آپ سوچ رہے ہوں گے بھلا ایسا کیوں ہے؟ ایسا اس لئے ہے کہ کئی ملکوں میں وقتاً فوقتاً مذہب کے نام پر مختلف مذاہب کے لوگوں اور طبقات کے درمیان ظلم و زیادتی اور فسادات ہوئے ہیں۔ ہمارے ملک میں انگریزوں کی پالیسیوں کی وجہ سے ہندو اور مسلمان کے بیچ منافرت پیدا ہوئی۔ جس کا نتیجہ آخر میں تقسیم ملک کی شکل میں سامنے آیا۔

جب ہندوستان کا آئین بنایا جا رہا تھا تب اس بات کا خاص خیال رکھا گیا تھا کہ ملک کی مذہبی آہنگی کو برقرار رکھا جائے۔ ساتھ ہی سارے لوگ اپنے اپنے مذہب کو مانیں اور انہیں اپنے مذہب کی تعلیمات کی تشہیر و تبلیغ کی آزادی حاصل ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہندوستانی آئین میں سیکولرزم کو ایک بنیادی قدر کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

کیا آپ کو لگتا ہے کہ ہمارے ملک میں لوگوں کو اپنے مذہب کو ماننے اور اس کی تشہیر و تبلیغ کرنے کی چھوٹ دی گئی ہے؟ اوپر دی گئی خالی جگہ میں اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیجئے۔

سیکولرزم کی ضرورت

ہندوستان میں دنیا کے آٹھ خاص مذہبوں کے ماننے والے لوگ رہتے ہیں۔ جیسے: ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، پارسی، بودھ، جین اور یہودی۔

ہندوستان کے آئین سازوں کے سامنے ایک بڑا مسئلہ تھا کہ وہ کیسے طے کریں کہ مذہب کے نام پر کسی مذہبی فرقہ کو دبایا نہیں جائے گا۔ اس بات کا خوف اکثر ان حالات میں ہوتا ہے جہاں کسی ایک مذہب کو ماننے والے لوگ اکثریت میں ہوں اور اُسی مذہب کے لوگوں کے ہاتھ میں حکومت بھی ہو۔ اس لئے یہ طے کرنا ضروری تھا کہ کسی بھی مذہب کو ماننے کی آزادی کسی بھی آدمی سے چھینی نہیں جا سکتی۔

کئی دفعہ دیکھا گیا کہ لوگ جس مذہب والے خاندان میں پیدا ہوتے ہیں اُسی مذہب کے رسم و رواج سے بغاوت کر کے دوسرے مذہب کو اپنا لیتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی ضروری تھا کہ کوئی بھی صوبائی حکومت کسی ایک مذہب کو ترجیح نہیں دے گی اور اپنے تمام نظریات اور منصوبے کسی خاص مذہب کو دھیان میں رکھ کر مرتب نہیں کرے گی۔

یہ وہ اسباب تھے کہ یہاں آئین میں سیکولر ڈھانچہ کو اولین حیثیت دی گئی اور اس کو بنیادی اصول کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔

1. ہندوستان میں خاص طور سے کن کن مذاہب کے لوگ رہتے ہیں؟
2. ہندوستان کے آئین سازوں کے سامنے قانون بناتے وقت مذہب سے متعلق کیا مسائل تھے؟
3. ہندوستانی عوام کے درمیان کس طرح کے فرق پائے جاتے ہیں؟

سیکولرزم کے معنی کیا ہے

سیکولرزم کے معنی ہے ہندوستانی آئین کے مطابق تمام ہندوستانیوں کو اپنے مذاہب کو اپنے اپنے طریقے سے ماننے کی پوری آزادی ہو۔ حکومت کی نظر میں سارے مذاہب کی اہمیت ایک جیسی ہے۔ صرف اس وجہ سے اکثریتی فرقہ کے لوگوں کو زیادہ رعایت نہیں ملے گی کہ ان کی تعداد زیادہ ہے۔ حکومت کی طاقت اور وسائل کا استعمال سب کے لئے ایک جیسا ہوتا ہے نہ کہ کسی خاص مذہب کے لئے خاص ہوتا ہے۔ مذہب کو حکومتی نظام سے الگ رکھنے کے اس نظریے کو سیکولرزم کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہمارے ملک میں یہ قانون ہے کہ 18 سال یا اس سے زیادہ کے تمام شہری ووٹ دینے کا حق رکھتے ہیں۔ اسی طرح حصول تعلیم کے حق کے ذریعہ یہ واضح کیا گیا ہے کہ 6 سے 14 سال کی عمر تک کے سبھی بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔

سیکولرزم کا یہ بھی مطلب ہے کہ حکومت کے کسی بھی ادارے جیسے اسکول، کالج، تھانے، ضلع اور تحصیل دفتر اور اسپتال وغیرہ میں ایسے مجسمے، تصاویر اور نشانات نہیں لگائے جائیں گے جو کسی ایک مذہب کو اہمیت دیتے ہوں اور اس مذہب کے پرچار اور تبلیغ کا سبب بنتے ہوں۔

ہمارا آئین کچھ مذاہب کے اصولوں کے پالن کے لئے اس مذہب کے لوگوں کو عام ضابطوں میں کچھ رعایتیں بھی دیتا ہے۔ جیسے عام طور پر ہمارے یہاں یہ قانون ہے کہ کوئی شخص عوامی مقامات پر اسلحہ لے کر نہیں جا سکتا لیکن سکھ مذہب کے لوگوں کو یہ رعایت ملی ہے کہ وہ اسلحہ لے کر جا سکتے ہیں۔ یعنی وہ اپنے ساتھ چھ انچ تک کی کرپان لے کر کہیں بھی جا سکتے ہیں۔ وہ اس لئے کہ کرپان رکھنا سکھ دھرم کا ایک اہم جز ہے۔ اسی طرح اسلام مذہب کے پیروکاروں کو بھی فوج میں داڑھی رکھنے کی چھوٹ دی گئی ہے جب کہ عام ضابطہ یہ ہے کہ فوج میں کوئی بھی شخص داڑھی نہیں رکھ سکتا۔

اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ کئی مذاہب میں کچھ ایسے رسم و رواج ہو سکتے ہیں، جو غیر انسانی ہوں، تو کیا ان حالات میں بھی ریاست غیر جانبدار رہے گی؟ نہیں، بالکل نہیں۔ ایسے حالات میں حکومت کو پورا اختیار ہے کہ وہ ان غیر انسانی رسموں

کے خلاف کوئی موثر اقدام اٹھائے جس سے سماج میں امن بحال رہے اور کسی شخص یا طبقہ کے ساتھ مذہب کے نام پر ناانصافی نہ ہو۔

1. ایک مثال دے کر سیکولرزم کا مطلب سمجھایئے۔
2. ایک سرکاری دفتر کا کمرہ کسی ایک مذہب کی تصویروں سے سجایا گیا ہے؟ کیا یہ بات سیکولرزم کے خلاف ہے؟ وجہ بتا کر لکھئے۔
3. ہندوستان اپنے آپ کو سیکولر ملک مانتا ہے۔ پھر بھی یہاں کچھ مذاہب کے لوگوں کو خاص رعایتیں کیوں دی گئی ہیں؟

زیادہ تر مذاہب ایک ہی طبقے والے نہیں ہوتے بلکہ وہ کئی طبقوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ جیسے جین مذہب کے شویتامبر اور دیگامبر۔ سیکولرزم کی قدریں ان تفریقات کے معاملے میں بھی وہی اصول اپناتی ہیں جو کہ دوسرے مذہب کے درمیان مساوات برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ آیئے اس کو بہتر طریقے سے سمجھنے کے لئے ایک کہانی پڑھیں۔

سروج، ہیرامنی نام کے ایک ملک میں رہتی ہیں۔ اس ملک کی آبادی تقریباً دو کروڑ ہے۔ ویسے تو یہاں پر چار الگ الگ مذہبوں کے ماننے والے لوگ رہتے ہیں لیکن ان میں سے پریمل مذہب کے لوگ سب سے زیادہ ہیں۔ ان تمام مذاہب کے اپنے اپنے بھگوان اور اپنے اپنے مذہبی اعتقادات ہیں۔ لیکن پریمل مذہب کے علاوہ ملک کے دوسرے مذہبوں کے ماننے والے لوگوں پر کئی طرح کی پابندیاں لگائی گئی ہیں۔

سروج کا خاندان مینل مذہب کو مانتا ہے اور اسے لگتا ہے کہ شاید اس کا مذہب پریمل مذہب سے کسی طرح کم ہے۔ تبھی تو جو آزادی اور چھوٹ پریمل مذہب کے لوگوں کو ملی ہوئی ہے، وہ اس کے اور ہیرامنی میں دوسرے مذاہب کے پیرو کاروں کو حاصل نہیں ہے۔ اس بات سے پریشان ایک دن وہ اپنی ماں سے پوچھتی ہے "ماں ہمارے ملک میں ہمارا اپنا کوئی عوامی مذہبی مقام کیوں نہیں ہے، جہاں جا کر ہم پوجا کر سکتے ہیں؟"

اس پر سروج کی ماں سمجھاتی ہے کہ "ہمارے ملک کے آئین میں پریمل مذہب کو ہی اہم مذہب تسلیم کیا گیا ہے اس لئے اس مذہب کو اہمیت دی گئی ہے۔ اس لئے انہیں خاص مراعات حاصل ہیں جیسے پریمل مذہب کے علاوہ دوسرے مذہب کے لوگ اپنے گھروں میں تو پوجا پاٹھ کر سکتے ہیں لیکن کسی بھی عوامی مقامات پر جمع ہو کر اپنا کوئی بھی مذہبی تہوار نہیں منا سکتے۔ اس

کے علاوہ ہیرامنی میں سرکاری چھٹیاں صرف پریمل مذہب کے تہواروں کے لئے ہی رکھی گئی ہیں۔ جیسا کہ تم نے اپنے اسکول میں دیکھا ہوگا کہ وہاں پرانہیں کی دیوی دیوتاؤں کی تصویریں لگی ہوئی ہیں۔ یہ آزادی انہیں سرکاری دفتروں، اسپتال اور کورٹ کچہری میں بھی دی گئی ہے۔

یہ سن کر سروج تنک کر بولی ''یہ بات تو بالکل غلط ہے ماں''

''اری بیٹی، اسے چھوڑو، ہمارے ملک کے اہم عہدوں جیسے صدر، وزیراعظم، چیف جسٹس وغیرہ پر وہی لوگ ہی بیٹھ سکتے ہیں۔

''تو ماں کیوں نہ ہم اپنے مذہب کو چھوڑ کر پریمل مذہب کو ہی اپنالیں۔''

''نہیں ہمیں اس کی اجازت نہیں ہے'' ماں بولی۔

''تو ماں ہمارا مذہب کس بات میں پریمل مذہب سے کم ہے؟''

''نہیں ایسا نہیں ہے، سبھی دھرم الگ الگ نظریات پر مبنی ہوتے ہیں۔ کوئی مذہب کسی سے بڑا یا چھوٹا نہیں ہوتا ہے۔''

''تو ماں کیا پریم دھرم کے لوگوں کو صرف اس وجہ سے ہی چھوٹ ملی ہوئی ہے کہ ان کی آبادی زیادہ ہے؟''

''ہاں سروج، ہمارے آئین کو بنانے والے لوگوں میں بھی اسی مذہب کے لوگوں کا بول بالا تھا اور آج تک ہمارے ملک میں جو بھی سرکار بنی ان میں پریمل دھرم کے لوگوں کی تعداد زیادہ رہی۔ اسی لئے انہوں نے اپنا مذہبی تسلط ہمیشہ برقرار رکھا۔''

ہندوستان میں سیکولرازم کو خاص طور سے نافذ کرنے کی تدابیر

سیکولرزم اور بنیادی حقوق کے تعلق سے بات کرنے سے قبل یہ جاننا ضروری ہے کہ ان حقوق کو شامل کرنے کے پیچھے آئین سازوں کا خاص مقصد کیا تھا؟ ہندوستان میں سیکولر اصول کو صرف یونہی نہیں تسلیم کیا گیا ہے بلکہ اسے عملی شکل دینے کے لئے کئی طرح کی کوششیں بھی کی گئی ہیں۔

بنیادی حقوق: یہ وہ حقوق ہیں جو کسی بھی شہری کو جو جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو اسے آزادی، وقار اور خود مختاری کے ساتھ جینے کا حق دیتا ہے۔ مثال کے طور پر حصول تعلیم کا حق، ایک مقام سے دوسرے تک جانے کا حق، اپنے خیالات کو آزادانہ پیش کرنے کا حق۔ یہ کچھ ایسے حقوق ہیں جن کے بغیر انسان ایک بھرپور زندگی نہیں جی سکتا۔

اس لئے حکومتی نظام بہت سارے قانون ان بنیادی حقوق کو دھیان میں رکھ کر ہی بناتا ہے۔ اگر کوئی آدمی محسوس کرتا ہے کہ مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت نے ایسا قانون پاس کر دیا ہے جو بنیادی حقوق کے خلاف ہے تو ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں وہ مقدمہ دائر کر سکتا ہے۔ اس صورت میں سپریم کورٹ یہ طے کرتی ہے کہ وہ قانون اور آئین کے مطابق ہے کہ نہیں۔ بنیادی حقوق آئین کے تیسرے حصے میں دیئے گئے ہیں اور انہیں 6 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جنہیں نیچے باکس میں دیا گیا ہے۔ ہندوستانی آئین میں مذکورہ بنیادی حقوق میں سے کچھ حقوق اس طرح ہیں۔

1. **مساوات کا حق**: قانون کی نظر میں ہندوستان کا ہر شہری ایک برابر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ملک کا قانون سبھوں کی حفاظت کے لئے انتظام کرے گا۔ اس قانون میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مذہب، ذات اور جنس کی بنیاد پر کسی بھی شہری کے ساتھ تفریق نہیں کی جائے گی۔ کھیل کے میدان، ہوٹل، دکان وغیرہ عوامی مقامات پر برابری کا حق حاصل ہوگا۔ روزگار اور ملازمت کے معاملے میں حکومت کسی کے ساتھ بھید بھاؤ نہیں کرے گی۔ لیکن یہاں کچھ استثنیٰ بھی ہے جن کے متعلق آگے بتایا جائے گا۔ چھوا چھوت کی رسم کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔

2. **آزادی کا حق**: اس حق کے تحت اظہار خیال کی آزادی، تقریر کرنے اور تنظیم بنانے کی آزادی۔ ملک کے کسی بھی حصے میں آنے جانے کی آزادی، کوئی بھی پیشہ اور کاروبار اختیار کرنے کی آزادی۔

3. **استحصال کے خلاف اختیار**: آئین میں کہا گیا ہے کہ انسانی بیوپار، جبراً بیگار، 14 سال سے کم عمر کے بچوں سے مزدوری کرانا قانون کے حساب سے جرم ہے۔

4. **مذہبی آزادی کا اختیار**: تمام شہریوں کو یکساں مذہبی آزادی دی گئی ہے۔ ہر آدمی کو اپنی مرضی کا مذہب اپنانے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق حاصل ہے۔

5. **تعلیمی اور ثقافتی حقوق**: آئین میں کہا گیا ہے کہ ہر مذہب اور زبان کے لوگ اقلیتی ادارے اپنی ثقافت اور کلچر کی حفاظت اور اس کے فروغ کے لئے اپنے اپنے تعلیمی ادارے کھول سکتے ہیں۔ حقوق کی پامالی ہو تو وہ اس حق کا سہارا لے کر عدالت میں جا سکتا ہے۔

6۔آئینی چارہ جوئی کا حق: اگر کسی شہری کو لگتا ہے کہ ریاست کے ذریعہ اس کے کسی بنیادی حق کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اس حق کا سہارا لے کر وہ عدالت جا سکتا ہے۔

1-مساوات کے بنیادی حق میں مساوات کے کن کن نکتوں کو شامل کیا گیا ہے؟
2-آپ نیچے لکھی گئی باتوں میں کس کس کو مساوات کے حق کے خلاف مانیں گے؟ چرچا کیجئے۔
(الف) اگر آپ کرایے پر مکان لینا چاہتے ہیں تو مکان مالک آپ کا مذہب اور ذات پوچھتا ہے۔
(ب) کچھ لوگوں کو گاؤں کے اندر نہیں بلکہ باہر اپنا گھر بنانے کو کہا جاتا ہے۔
(ج) کچھ طبقے کے لوگ پوجا کی جگہ اس لئے نہیں جاتے کہ ان کے ساتھ برا سلوک کیا جائے گا۔ یا مارا پیٹا جائے گا۔
3-مزدوروں کی تنظیم کیوں بنائی جاتی ہے؟
4-لوگ ملک کے مختلف حصوں میں جا کر کیوں رہنا چاہتے ہیں؟
5-لوگ بندھوا مزدور کیوں بنتے ہیں؟
6-کن حالات میں کسی مذہبی فرقے کی آزادی پر سرکار قانون بنا کر روک لگا سکتی ہے؟
7-غریبی کے سبب کم مزدوری پر کام کرنے کے لئے مجبور ہونے اور بیگار میں کیا فرق ہے؟

بنیادی حقوق کے ذریعہ سیکولرزم کو عملی شکل دینے کی کوشش

ہندوستانی حکومت کے ذریعہ سیکولرزم کو لاگو کرنے کے لئے طرح طرح کے اپائے کئے گئے ہیں۔ ان ترکیبوں میں بنیادی حقوق کی رو سے سیکولرزم کو نافذ کرنے کی کوشش ایک اہم قدم ہے۔ ہندوستانی آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق میں سے مساوات کا حق، مذہبی آزادی کا حق اور خاص طور سے اقلیتوں کے تہذیبی اور ثقافتی اور تعلیم سے متعلق اختیارات سیکولرزم کو مضبوط کرنے میں معاون ہوئے ہیں۔

مساوات کا بنیادی حق اور سیکولرزم

مساوات کے بنیادی حق میں خاص طور سے تین طرح کے مساوات کی بات کی گئی ہے۔ سب سے پہلے یہ کہا گیا ہے کہ قانون کی نظر میں تمام لوگ ایک برابر ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ قانون کے ذریعہ کسی کے ساتھ مذہب، ذات، جنس، نسل

وغیرہ کی بنیاد پر تفریق نہیں کی جاسکتی۔ خواہ کوئی آدمی کتنا ہی امیر یا غریب کیوں نہ ہو قانون کسی کے ساتھ بھید بھاؤ نہیں کرے گا۔

اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہمارے ملک میں ایسے قوانین بنائے جائیں گے جو ملک کے تمام شہریوں پر نافذ ہوں اور وہ کسی ایک مذہب کے عقائد پر مبنی نہ ہوں۔

مساوات کے بنیادی حقوق میں دوسری بات نوکری دیتے وقت برابر کا موقع دینا ہے، اس کا مطلب ہے کہ ملازمت میں رکھنے کے وقت تمام شہریوں کے ساتھ ایک طرح کا نظریہ رکھا جائے۔ صرف محفوظ (ریزرو) سیٹوں پر صرف متعلقہ طبقوں کے لوگوں کو بحال کیا جائے۔

نوکریوں میں سبھوں کو برابر کا موقع دینے کیلئے سرکار کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ صدیوں سے دبائی جارہی ذاتوں، طبقوں، عورتوں اور معذوروں کے لئے نوکری میں کچھ عہدے محفوظ کئے جائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ محفوظ سیٹوں پر صرف پسماندہ ذات کے لوگوں کا ہی تقرر کیا جائے گا۔

آئین میں اس بنیادی حق کے تحت سماجی مساوات کی بات کی گئی ہے سماجی مساوات کو طے کرنے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ عوامی مقامات یعنی دکانوں، سینما ہال، ہوٹلوں، پوجا پنڈالوں وغیرہ کے نزدیک جانے سے کسی کو روکا نہیں جاسکتا۔ اس قانون کے تحت چھوا چھوت کو ختم کرنے اور چھوا چھوت کو ماننے اور اس کی تشہیر و تبلیغ کو قابل سزا جرم مانا گیا ہے۔

سماجی مساوات کے بنیادی حق میں مذہب کی برابری کے متعلق وضاحت کی گئی ہے۔ اس سے صاف ہوتا ہے کہ آئین میں سیکولرزم کو پورے طور پر نافذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

1- آئین میں ریزرویشن کیوں اور کس کے لئے ہے۔ کیا یہ مساوات کے اصول کے خلاف نہیں ہے؟ وجہ بتا کر لکھئے۔
2- مساوات میں ایسے دو ذریعوں کے متعلق اظہار خیال کیجئے جن میں سیکولرزم کو اہمیت دینے کی بات جھلکتی ہو۔

مذہبی آزادی کا حق اور سیکولرزم

مذہبی آزادی کے بنیادی حق کے متعلق کہا گیا ہے کہ ہر آدمی اپنی مرضی سے کسی بھی مذہب او ر دھرم کو اپنا سکتا ہے۔ اسے کسی بھی مذہب کو ماننے کے لئے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کوئی چاہے تو کس دھرم کے ماننے سے انکار کرسکتا ہے۔

مذہبی آزادی کا بنیادی حق یہ بھی یقین دلاتا ہے کہ ریاست کے ذریعہ چلائے جارہے اسکولوں، کالجوں اور دوسرے اعانت شدہ اسکول اور کالج میں کسی بھی طرح کے مذہبی رسوم، مذہبی تقریب یا مذہبی سرگرمیوں کو اجازت نہیں ہوگی۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی پڑھ چکے ہیں سرکار کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ وہ نہ کسی مذہب کی پشت پناہی کرسکتی اور نہ کسی مذہب کو کمزور کرنے کا کام کرسکتی ہے۔ اس پر تمام مذاہب کا احترام یکساں طور پر لازم ہے۔

1۔ نیچے دیے گئے چارٹ کو استاد/استانی کی مدد سے پورا کریں۔

سیکولرازم کے نکات	مذہبی آزادی کے بنیادی حقوق کے نکات

اقلیتوں کے تعلیمی اور ثقافتی اختیارات اور سیکولرزم

دی گئی تصویر میں آپ نے دیکھا کہ استانی صاحبہ نے اکثریت کے مطابق فیصلہ لیا۔ کیا یہ صحیح تھا؟ ہمارے آئین میں اس بات پر دھیان رکھا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی رائے کی بنیاد پر ہی فیصلہ لیا جائے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ آئین میں یہ بھی دھیان رکھا گیا ہے کہ کسی بھی اقلیتی فرقہ کے ساتھ ناانصافی نہ ہو جب کہ آئین کی طرف سے انہیں کچھ خاص حقوق ملے ہوئے ہیں۔ مثلاً تمام اقلیتی فرقے کو خواہ مذہب کے اعتبار سے ہو یا زبان کے اعتبار سے اپنے اظہار خیال اور تعلیمی ادارے کھولنے اور چلانے کا اختیار ہے۔

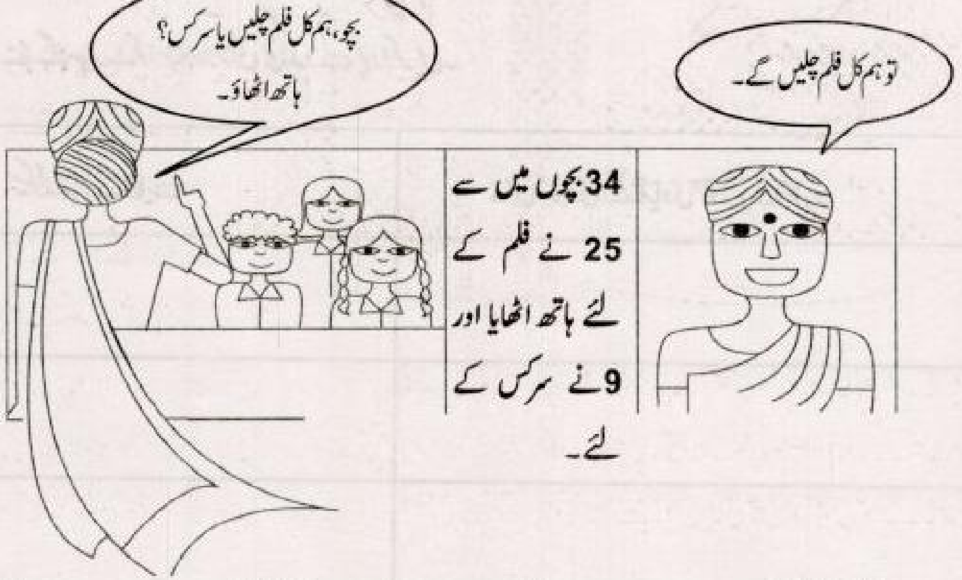

اقلیتی فرقوں کو عام طور پر زبان اور مذہب کی بنیاد پر طے کیا جاتا ہے۔ کوئی اقلیت(Minority) ہے یا نہیں یہ اس پر منحصر کرتا ہے کہ وہ کہاں رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر مہاراشٹر میں مراٹھی بولنے والے لوگ مہاراشٹر میں اقلیت نہیں مانے جائیں گے لیکن مغربی بنگال میں وہی اقلیت مان لئے جائیں گے۔

اقلیتی فرقوں کو اپنی تہذیب اور ثقافت اور زبان کے تحفظ کے لئے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور انہیں چلانے کی آزادی حاصل ہے۔ مثال کے طور پر اگر کنڑ بولنے والے لوگ اپنی تہذیب، کلچر اور زبان کے تحفظ کے لئے بہار میں کنڑ میڈیم اسکول قائم کرنا چاہیں تو انہیں ایسا کرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔

اگر ایسے ادارے سرکاری اعانت اور منظوری کی شرطیں پوری کرتے ہیں تو سرکار انہیں اعانت اور منظوری بھی دیتی ہے۔

1۔ اقلیتوں کو اپنی تعلیم اور ثقافت کی تشہیر اور فروغ کے لئے کون کون سے حقوق دے گئے ہیں؟
2۔ اقلیتوں کو دئے گئے تعلیمی و ثقافتی حقوق سے سیکولرزم کیسے مضبوط ہوگا؟ مثال دے کر سمجھایئے۔

جیسا کہ ہم نے سبق کے آغاز میں پڑھا کہ ہندوستان میں مذہب کے ساتھ ساتھ لسانی رنگارنگی بھی پائی جاتی ہے۔ زیادہ تر زبانیں ایسی ہیں جو کم آبادی والے لوگوں کے ذریعہ بولی جاتی ہیں۔ زیادہ تر زبانوں کا تعلق کم تعداد والے مذاہب کے پیروکاروں سے بھی ہے۔ ان اقلیتوں کے تعلیمی و ثقافتی حقوق سیکولرزم کو عملی طور پر نافذ کرنے میں بہت معاون ثابت ہوئے ہیں۔ اقلیتی طبقے کی زبانوں کو تحفظ دے کر ایک طرح سے ان کے مذہبی خیالات کو ظاہر کرنے کا حق دیا گیا ہے۔

سیکولرزم کو آئین کی تمہید میں شامل کرنا

ملک میں سیکولرزم کو تقویت پہنچانے کے لئے سیکولرزم کو 1976ء میں آئین کی 42ویں ترمیم کے ذریعہ آئین کی تمہید میں شامل کیا گیا تھا۔

انفرادی قوانین کو سیکولرزم کی بنیادوں پر بنانے کی کوشش

ہندوستان میں سیکولرزم کی تشہیر کرنے کے لئے 1948ء سے ہی مسلسل کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔ جائداد کا وارث، شادی، طلاق، اور بچوں کو گود لینے جیسے کئی اہم سماجی قانونوں کو مذہب کی بجائے سماجی بنیادوں پر بنایا گیا تاکہ دلت طبقوں اور عورتوں کو دھرم کی بنیاد پر بنے ہوئے بھید بھاؤ والے قانون سے نجات مل سکے۔ مثال کے طور پر 1992ء سے پہلے جائداد کے وارث کے تحت ہندو عورتوں کو جائیداد کا حق دار نہیں مانا گیا تھا۔ لیکن 1952ء میں پاس اس قانون کے مطابق عورتوں کو خاندانی جائیداد میں حصہ ملنا شروع ہوگیا۔

سیکولرزم کو آئین کی تمہید میں شامل کرنا، عورتوں کو دھرم کی بنیاد پر بنے ہوئے بھید بھاؤ والے قانون سے نجات مل سکے۔ مثال کے طور پر 1952ء سے پہلے جائیداد کی وراثت کے قانون کے تحت ہندو عورتوں کو اپنے ماں باپ کی جائیداد سے حصہ نہیں ملتا تھا۔

سیکولرزم ہندوستانی آئین کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔ ہندوستانی حکومت نے کافی حد تک اپنے آپ کو نہ صرف مذہب سے الگ رکھا ہے بلکہ سبھی مذاہب کو برابر کی آزادی دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے سبھی اہم عہدوں پر جیسے صدر جمہوریہ، وزیر اعظم اور چیف جسٹس وغیرہ کے عہدوں پر وقت بوقت ہر مذہب کے لوگ فائز ہوتے رہے ہیں۔ کچھ فرقہ

وارانہ فسادات کے باوجود ہندوستان میں عام طور پر الگ الگ مذہب کے لوگوں میں کافی حد تک اتحاد رہا ہے۔ تمام مذاہب کے لوگ اب یہ اصلیت اچھی طرح سمجھنے لگے ہیں کہ کس طرح دھرم کے کچھ نیتا اپنے سیاسی فائدے کے لئے لوگوں کو سماجی اور سیاسی فیصلے جیسے انتخابات میں ووٹ دینا، چناؤ لڑنا اور دوسرے مذاہب کے خلاف ایک دوسرے کو بھڑکا کر اپنا مطلب سادھتے ہیں۔ سیکولرزم کو اور عملی شکل دینے کی کوشش تبھی کامیاب ہوسکتی ہے جب ملک کے شہریوں کی سوچ آزاد ہو اور وہ مسائل کو مذہب سے الگ کر کے سمجھنے کی کوشش کریں۔

مشقی سوالات

1. ہندوستان میں سیکولرزم کی ضرورت کیوں ہے؟ اپنی زبان میں وضاحت کیجئے۔
2. سیکولرزم میں خاص طور سے کون کون سی باتیں شامل ہیں؟
3. آپ کے خیال میں ہندوستان میں سیکولرزم کو نافذ کرنے کے لئے کون سے بنیادی حقوق ہیں اور کیوں؟
4. اگر کسی مذہب کے لوگ مانتے ہیں کہ نوزائیدہ بچوں کو قتل کرنا ان کے مذہب کا ضروری حصہ ہے تو سرکار کو ایسے رسوم کے سلسلے کو روکنے کے لئے دخل دینا چاہئے کہ نہیں۔ وجہ دے کر سمجھائیے۔
5. نیچے دیئے گئے اقتباس کو پڑھ کر سوالوں کے جوابات تحریر کیجئے۔

کئی مقامات پر ہورہے فرقہ وارانہ فسادات کے خوف سے ایک گاؤں کی عورتوں کا مجمع پولس تھانے میں گیا۔ وہ عورتیں تحریری شکایت درج کرانا چاہتی تھیں اور رہنے کے لئے ایک محفوظ جگہ یا پولس کی حفاظت چاہتی تھیں۔ تھانیدار جو کہ دوسرے مذہبی فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے ان عورتوں کا ایف آئی آر (F.I.R.) لکھنے سے انکار کردیا۔ پولس نے ان کو ضروری تحفظ نہیں فراہم کیا۔ دوسرے دن دنگائیوں کی بھیڑ نے ان عورتوں کے گھروں کو جلادیا۔

سوالات

1. تھانیدار نے سیکولرزم کے قانون کو مانا ہے کہ نہیں۔ اپنی زبان میں لکھئے۔
2. اقتباس میں پیش کئے گئے حالات میں ایک سیکولر ملک کو کیا کرنا چاہئے؟
3. عورتوں کے ذریعہ مذہب کی وجہ سے ہونے والے دنگوں میں اپنے آپ کو غیر محفوظ کرنا کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔